کے بھوک و پیاس سے مرجانے کی خبر سنتا ہے تو اللہ کے سامنے جواب دہی کے تصور سے تڑپنے لگتا ہے وہ ہر انسان کی بھوک و پیاس کو اپنی حاجت سمجھتا ہے اور جذبۂ ایثار سے خود فقیر رہ کر دوسروں کو اپنی متاع کا مالک بنا دیتا ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اسلام نے معاشی مسائل کی بنیاد مساوات پر نہیں بلکہ مؤاسات پر رکھی، وہ معاشی ناہمواری کو جبر سے نہیں بلکہ ایمان اور یقین کی بیداری سے حل کرنا چاہتا ہے، اسلام نے ایسا معاشرہ قائم کیا خلافت راشدہ اسکی واضح مثال ہے، دوسری طرف سوشلسٹوں کے طور طریقے تھے، اور جبر و ظلم کی اساس پر ایک ایسی عمارت اٹھائی گئی جو نصف صدی میں دم توڑتی نظر آنے لگی ہے: "تاریخ کی اس مادی تعبیر" پر تازہ چانٹا حال ہی میں روس کے سیکرٹری جنرل برزنیف نے یہ کہہ کر رسید کیا کہ روس میں سوشلسٹ نظام عملاً ناکام ہو چکا ہے۔ اور اسطرح فشهد شاهدٌ من اهلها۔ کا ایک نمونہ سامنے آگیا۔ الغرض ہمارے پاس معاشی اور معاشرتی یگانگت کیلئے اسلام جیسا نسخۂ کیمیا موجود ہے، مگر افسوس اور صد افسوس کہ نہ تو ہم نے اسے سمجھا نہ پرکھا اور نہ کبھی آزمایا ومن لم یذق لم یدر۔

ع چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند۔

★

ہماری اس بے علمی اور حقیقت سے بے خبری سے موجودہ دور کے ابن الوقت سیاستدانوں نے خوب فائدہ اٹھایا بیچارے عوام اسے اپنی ساری بربادیوں کا تریاق سمجھ کر ان کے پیچھے دوڑنے لگے اور اس حقیقت سے غافل ہوگئے کہ چور اپنی کمین گاہ تک پہنچا کر رہی سہی پونجی سے بھی ہمیں محروم کر دے گا۔ بات ناشائستہ سی ہے مگر مثال خوب چسپاں رہے گی کہ ہمارے علاقہ میں بچے کا ختنہ کراتے وقت عموماً بچے کو ادھر ادھر کی بھول بھلیوں میں بہلایا جاتا ہے اور ختنہ کا عین موقعہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں وہ دیکھو سونے کی چڑیا اڑ رہی ہے اور ابھی تیرے قدموں میں ہے۔ بچہ شوق سے نگاہ اٹھاتا ہے اور ادھر اپنے جسم کے ایک حصہ سے محروم۔ تو ہمارے ہاں سوشلزم کی مثال اسی "سونے کی چڑیا" کی سی ہے جس سے عیار لیڈر خوب خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

★

علمی حلقوں کو اس خبر سے بڑا صدمہ ہوگا کہ حضرت مولانا محمد انوری لائلپوری ۲۲ جنوری کو صبح سات بجے انتقال فرما گئے مولانا مرحوم کی عمر تقریباً ستر برس تھی۔ حضرت مولانا رائے پوری سے خلافت